محمدی مستانہ لَا اِلٰــہ اِلّا اللّٰــہ کہنے کے لیے اپنے کان بند کر کے کائنات ارضی کے ہر صاحب جان بلکہ حیوانات، نباتات، جمادات کو سنانے کے لیے اونچی جگہ کھڑا ہو کر اونچی آواز سے یا لاؤڈ سپیکر کے ساتھ ’’اللہ اکبر‘‘ اللہ سب سے بڑا ہے۔ کلمہ شہادتین کو تکرار کرتے کھڑا ہوا نظر آئے گا اور اس عالی شان آواز کی انتہا ہو گی لَا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ ۔ سورج ۲۴ گھنٹے کا چکر کاٹ کر واپس حرم بیت اللہ پہنچے گا تو لَا اِلٰــہ اِلّا اللّٰــہ ۔ چاند پر پہنچے تو مسٹر آرم سٹرانگ کو وہاں بھی سمع نواز آواز سنائی دی اللہ اکبر اور لَا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ۔

کائنات کی کوئی بھی چیز زبان والی ہو یا بے زبان، جان والی ہو یا بے جان، سب تسبیح و تہلیل میں ہمہ تن مصروف۔

ہر گیا ہے کہ از زمین روید
وحدہ لا شریک لہ گوید

لا اِلٰہ الّا اللہ۔ گھاس کی ہر پتی، ریت کا ہر ذرہ، سمندر کا ہر قطرہ، آفاق کا ہر زاویہ کہتا ہے لا اِلٰہ الّا اللہ۔ ’’ کُلٌّ قَدْ عَـلِـمَ صَلَاتَـــهٗ وَ تَسْبِیحَــــهٗ ‘‘ ہر کسی کو اپنی صلاۃ اور تسبیح کا علم ہو چکا اور ہر طرف آواز ہے لَا اِلٰــــہ اِلّا اللّٰـــــہ ۔

جانے نہ جانے گل ہی نے جانے باغ تو سارا جانے ہے

مسلم ہند پر صلیب کے پجاریوں نے قبضہ کیا مگر ان کا قبضہ کب تک برقرار رہتا۔ ایک آواز گونجی پورے برصغیر میں گونجی۔ ’’بٹ کے رہے گا ہندوستان، بن کے رہے گا پاکستان۔‘‘ ’’پاکستان کا مطلب کیا، لَا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ۔

پاکستان کا مطلب کیا غور کیجیے، وہی جو ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا مقصدِ بعثت تھا، جو کائنات کی جان ہے۔ لَا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ۔

یاد رکھیے جان ہے تو جہان ہے یعنی لا اِلٰہ الّا اللہ ہے تو کائنات ہے۔ لَا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ ہے تو پاکستان ہے۔ یہاں لَا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ چلے گا اگر کسی دن پاکستان میں لَا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ والوں کو مٹا دیا گیا۔ لَا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ والے نہ رہے تو پاکستان نہ رہے گا، خاک بہ دہن بد خواہاں۔ اس حقیقت کو جتنی جلدی نام نہاد، روشن خیال مسلمان حکمران آنکھیں کھول کر دیکھ لیں۔ شرعِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا نفاذ کر دیں اتنا انھی کے لیے بہتر ہو گا۔

دورِ حاضر کے جدید ذرائع ابلاغ اور

تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت کے جدید تقاضے

مولانا شاہ عالم گورکھ پوری*

اندرون ملک اخبارات میں آئے دن تحریک تحفظ ختم نبوت کے موافق اور مخالف خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اسلام مخالف فرقے اور تنظیمیں بھی اپنے خیالات ونظریات کی تشہیر بذریعہ اخبارات کرتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ دینی مدارس اور مسلم تنظیموں کی نمائندگی کرنے والے ماہناموں اور دیگر بعض سرکاری رسائل میں بھی اسلام مخالف تحریکات اور بالخصوص کادیانیت کے فتنے کو موضوع بنا کر تحقیقی اور معلوماتی مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ عالمی سطح پر نہ سہی ملکی سطح پر اگر ان کو محفوظ رکھنے کا نظم کر لیا جائے تو بلا شبہ آئندہ کے لئے یہ ذخائر ملت اسلامیہ کے حق نہایت مفید اور قیمتی اثاثہ ثابت ہوں گے۔ مختلف النوع جہات سے اپنی افادیت کے علاوہ بہت سے فتنوں کے سدباب کیلئے بھی آنے والے وقت میں ان کا بڑا اہم کردار ہوگا۔

کادیانی فتنہ سے متعلق اخبارات وکتب کے قدیم ذخائر ہمارے پاس محفوظ نہ رہنے یا بوقت ضرورت دستیاب نہ ہونے کا ہی یہ نقصان ہے کہ اس میدان میں دفع الوقتی کے طور پر کادیانی جس حربے کو چاہتے ہیں استعمال کر کے آگے بڑھ جاتے ہیں اور ہمارے پاس اسکا کوئی معقول توڑ نہیں ہوتا۔ کبھی تو اہل حق کو دوسروں کے اخذ کردہ نتائج پر انحصار کرنا پڑتا ہے کیوں کہ اصل مرجع محفوظ نہیں یا دستیاب نہیں اور کبھی بڑی محنت سے اگر کچھ کر بھی لیا جاتا ہے تو چند لمحوں کے کام کے لئے مہینوں اور سالوں کا وقت خرچ کرنا پڑتا ہے جو خرچ طلب بھی ہوتا ہے اور دشوار بھی۔

کادیانیوں کے جو جدید لیٹریچر سامنے آرہے ہیں اُن سے محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے علماء کے قدیم بیانات اور تحریروں کا ایک ایک زاویہ مکمل طور پر ان کی نظروں کے سامنے ہے۔ چنانچہ اس میں سے ہی کچھ پہلوؤں کو بزعم خویش کمزور محسوس کر کے وہ طرح طرح کے وساوس پھیلا رہے ہیں۔ یہ حربہ انھوں نے اس لئے بھی اپنا رکھا ہے تا کہ لوگ اس میں الجھ کر رہ جائیں گے اور اُن کی بنیادی کمزوریاں عوام کی نظروں سے اوجھل رہیں۔ ظاہری بات ہے اُن وسوسوں کے اصل مآخذ اور مراجع جب تک دستیاب نہ ہوں جواب دینے والے کے جواب میں وہ طاقت پیدا نہیں ہوسکتی جو اصل تحریروں کو سامنے رکھ کر پیدا کی جاسکتی ہے۔ یہ طاقت اگر پیدا کرنی ہے تو اس کا واحد حل یہ ہے کہ موضوع کے تعلق سے کم از کم انٹرنیٹ اور پرنٹ میڈیا کی تحریروں کا ریکارڈ محفوظ رکھنا ہوگا تا کہ آئندہ کے لئے کم از کم یہ کمی ہمارے اندر سے دور ہو اور جدید وساوس کی افزائش و پیدائش کا سدباب بھی ہوسکے۔

* مرکز التراث العلمی، لِتحفظ ختمِ النُّبوۃ، دیوبند (بھارت)